۲

محمد اسحاق بھٹی

تاثرات

گردشِ لیل و نہار سے ۳۰ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ کو چودھویں صدی ہجری اختتام کو پہنچی اور یکم محرم ۱۴۰۱ھ سے پندرھویں صدی ہجری کا آغاز ہوا۔ چودھویں صدی کو اب گزشتہ صدی ہجری ہی کہا جائے گا۔ اس صدی میں اس عالم تغیر و انقلاب کو بے انتہا تخریب سے بھی واسطہ پڑا، اور بے پناہ تعمیر سے بھی آشنا ہونے کے مواقع میسر آئے۔ اس میں دو عظیم جنگیں ہوئیں، جن میں دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں نے پوری طاقت سے حصہ لیا اور اپنی تمام قوتیں ان میں جھونک دیں۔ پہلی جنگ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک چار سال تک جاری رہی۔ اس طویل عرصے میں پورا عالمِ انسانیت تباہی سے ہم کنار رہا، کئی لاکھ آدمی مارے گئے اور شہروں کے شہر تباہ ہو گئے۔ اس جنگ سے پہلے بھی ایشیا اور افریقہ کے کئی ملک برطانیہ اور فرانس کے قبضے میں تھے، اس کے ختم ہونے کے بعد ان پر مزید مصیبتوں کی یلغار ہوئی اور بعض اور ملک بھی اپنی آزادی کھو بیٹھے اور ان کے حلقۂ غلامی میں آ گئے۔ عالمِ اسلام کے لیے یہ جنگ بالخصوص کئی قسم کے مصائب کا باعث بنی۔

اسی طرح دوسری جنگِ عظیم بھی جو ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک چھ سال دنیا پر آگ اور خون برساتی رہی، بے حد بربادی کا باعث بنی۔ یہ جنگ بڑی وحشت ناک اور ہولناک تھی۔ اس نے بہت سے آباد علاقوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا، بے شمار شہروں اور قصبوں کو نیست و نابود کر دیا اور اس میں جو انسانی خون بہا اس کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔

ان دو عظیم اور عالم گیر جنگوں کے علاوہ اس صدی میں مختلف ملکوں اور علاقوں میں اور بھی کئی جنگیں لڑی گئیں اور دنیا کو وحشت و بربریت کا شکار ہونا پڑا۔ ان تمام جنگوں میں انسانی حرمت و توقیر کو بری طرح پامال کیا گیا، اخلاقی قدروں کی دل کھول کر توہین کی گئی اور جنگ جو قوموں نے ان تمام حربوں سے کام لیا جو کسی صورت میں بھی اپنے نقطۂ نظر سے اختلاف رکھنے والوں کی تذلیل و اہانت کا موجب ہو سکتے ہیں۔

لیکن ان جنگوں کے بعد دنیا میں بے پناہ تعمیری کام بھی ہوا، اور ہر میدان میں ترقی کی نئی سے نئی راہیں وا ہوئیں۔ انسان نے فضا میں اُڑنا سیکھا، چاند تک رسائی حاصل کی، ستاروں پر کمندیں ڈالیں، سورج کی شعاعوں کو مسخر کیا، سمندر کی تسخیر کی اور اس کی تہہ تک پہنچ گیا۔ غرض ترقی کی رفتار نے پوری دنیا کو ایک شہر بنا دیا، اور علوم گوناگوں کی فتوحات نے انسان کو آسمان تک اچھال دیا۔

پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد زنجیر عبودیت تیزی سے ٹوٹنے لگی اور بہت سے ملک انگریزوں اور فرانسیسیوں کی غلامی سے آزاد ہوئے، جن میں افریقہ اور شرق اوسط کے ممالک کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ آزادی کی نعمت سے آشنا ہونے والے ان ملکوں میں اسلامی ملک سرفہرست ہیں۔ چنانچہ اس وقت اسلامی ملکوں کی تعداد چالیس کے قریب ہے، بے شک ان میں بعض ملک آبادی کے لحاظ سے بہت چھوٹے ہیں، مگر اپنی جگہ بہرحال ان کی ایک حیثیت ہے۔

اس صدی میں یہ افسوس ناک حادثہ بھی رونما ہوا کہ برطانیہ اور امریکہ وغیرہ کی سازش سے شرق اوسط کے بعض بڑے ملکوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے ان کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تاکہ یہ دوسروں کے مقابلے میں کمزور ہو جائیں اور آپس میں کسی مسئلے پر متفق نہ ہو سکیں۔

عالم اسلام پر ایک بہت بڑا ظلم یہ کیا گیا کہ اس کے عین قلب میں اسرائیل کی حکومت قائم کر دی گئی اور اس کی اس درجے حمایت و اعانت کی گئی کہ اب مسلمانوں کا قبلۂ اوّل بیت المقدس بھی اس کے قبضے میں چلا گیا ہے۔ یہ اس صدی کا انتہائی الم ناک حادثہ ہے۔

اسی صدی میں اسلامی ملکوں کو تیل کی دولت بھی میسر آئی۔ جن ملکوں کے باشندے افلاس اور غربت کی زندگی بسر کرتے تھے، اب وہ سیم و زر سے کھیلنے لگے ہیں۔ ان کی زمین کی تہہ سے زر سیال اچھلنے لگا ہے، اور ان کے تپتے ہوئے صحرا سونا اُگل رہے ہیں، ان کی دولت کی فراوانی کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ بڑے بڑے ترقی یافتہ ملکوں کے بعض بینک صرف انہی کے سرمائے سے قائم ہیں۔ اگر وہ ان بینکوں سے اپنا سرمایہ نکال لیں تو یہ بینک دیوالیہ ہو جائیں۔

یہاں اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری ہے کہ چودھویں صدی کے شروع میں پوری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد سات آٹھ کروڑ سے زیادہ نہ ہوگی، لیکن صدی کے اختتام پر اُن کی تعداد کم و بیش نوّے کروڑ کو پہنچ گئی ہے اور دنیا کے ہر خطے میں ان کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ بلاشبہ ان میں بعض کمزوریاں بھی پائی جاتی ہیں اور

وہ کمزوریاں بڑی تکلیف دہ اور اذیت رساں بھی ہیں، مگر اس کے باوجود ان کی ایک موثر آواز ہے، ایک عظیم حیثیت ہے اور عالمی سیاست میں ان کو فیصلہ کن اہمیت حاصل ہے۔

اسی صدی میں اقوامِ متحدہ کا وجود عمل میں آیا، جہاں تمام چھوٹے بڑے ملکوں کے نمائندے جمع ہوتے اور بین الاقوامی مسائل پر غور و فکر کے لیے سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں، قراردادیں منظور کرتے ہیں، ایک دوسرے سے مشورے لیتے ہیں اور کسی نہ کسی نتیجے تک پہنچنے کے لیے کوشاں ہوتے ہیں۔ بلاشبہ ان کی بعض قراردادیں بعض ملک ماننے سے انکار بھی کر دیتے ہیں اور وہ غیر موثر ہو کر رہ جاتی ہیں، لیکن ایک جگہ بیٹھنا اور اپنے آرا و اختلافات کو بیان کرنا بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ جو ملک کل غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے، آج وہ انہی ملکوں کے برابر بیٹھتے اور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے ہیں، جن کے وہ غلام تھے۔

اسی صدی میں انگریز کی غلامی سے ہندوستان آزاد ہوا، اور پاکستان کی عظیم اسلامی مملکت معرضِ وجود میں آئی۔ پاکستان کو بحمد اللہ پورے عالمِ اسلام میں عظیم حیثیت حاصل ہے اور وہ ایک خاص نظریے کا حامل ہے، جو دنیا کے تمام نظریوں سے ارفع و اعلیٰ نظریہ ہے، اور وہ ہے، اسلام کا نظریہ۔!

اس صدی میں پوری دنیا میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے سلسلے میں بھی بے حد کام ہوا۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور دیگر اسلامی علوم کی مختلف علمائے کرام نے بڑھ چڑھ کر خدمت کی۔ بہت سی کتابیں تصنیف کیں اور دنیا میں اس کی نشر و اشاعت کو اپنا مقصدِ حیات قرار دیا۔ برصغیر پاک و ہند کے علما و فضلا نے اس صدی میں بالخصوص علومِ اسلامی کو مرکزِ تحقیق قرار دیا اور اس موضوع پر تصنیفات کا انبار لگا دیا۔

بہرحال یہ صدی ہمارے لیے بے شمار یادیں اپنے پیچھے چھوڑ کر رخصت ہوئی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ پندرھویں صدی ہجری کو ہم سب کے لیے برکت و سعادت کا ذریعہ بنائے۔